قادیانی خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں

محمد طاہر عبدالرزاق صاحب

سلسلہ نمبر 25

مرکز سراجیہ لاہور 5877456
www.khatm-e-nubuwwat.org
markazsirajia@khatm-e-nubuwwat.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک تعلیم یافتہ دوست مجھے کہنے لگا:

جناب طاہر صاحب! آپ کی کتابیں پڑھنے کے بعد...... میری لاہور ہائی کورٹ کے ایک قادیانی وکیل سے قادیانیت کے متعلق بات ہوئی...... تو اس نے مجھے کہا کہ جناب ہم تو قرآن وسنت کو ماننے والے مسلمان ہیں۔ ہم پر کفر یہ الزامات متعدد مولویوں نے لگا رکھے ہیں۔ قادیانی وکیل نے اس سے کہا..... کہ جناب!

- ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں۔
- ہم قرآن کو ایک مانتے ہیں۔
- ہم جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔
- ہم فرامین رسول کو احادیث مانتے ہیں۔
- ہم کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔
- ہم کعبہ شریف کو اپنا قبلہ مانتے ہیں۔
- ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔
- ہم اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں۔
- ہم رمضان شریف کے روزے رکھتے ہیں۔
- ہم حج کرتے ہیں۔
- ہم زکوٰۃ دیتے ہیں۔
- ہم نماز جمعہ پڑھتے ہیں۔
- ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ مناتے ہیں۔
- ہم اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرتے ہیں۔
- ہم اپنے چہرے پر داڑھیاں رکھتے ہیں۔
- ہم ہاتھوں میں تسبیحاں پکڑتے ہیں۔
- ہم عمامے اور پگڑیاں پہنتے ہیں۔
- ہم دن میں پانچ فرض نمازوں کو ماننے اور پڑھنے والے ہیں۔

جناب! پھر ہم کافر کیسے ہو گئے؟ ہمارے سارے کام اور سارے عقائد تو مسلمانوں والے ہیں!!!

میرا سادہ لوح دوست مجھے کہنے لگا...... "جناب طاہر صاحب! بات تو اس کی معقول ہے" (نعوذ باللہ)

میں نے اس کی آنکھوں میں بغور جھانک کے دیکھا...... اور اس سے کہا...... کہ سلطان نور الدین زنگی

زنگی کے دور میں ایک ہولناک سازش کے تحت یہود ونصاریٰ نے اپنے دو جاسوس مدینہ منورہ میں روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے تھے...... تاکہ وہ نعوذ باللہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرنگ لگا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کو نکال کر لے جائیں...... اس ہولناک کام کے لئے وہ دونوں موذی مسلمانوں کا روپ دھار کر مدینہ منورہ پہنچے...... مسلمانوں میں گھل مل گئے...... مسجد نبوی میں داخل ہوئے...... روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ڈیرہ لگایا...... اپنے آپ کو بطور مسلمان شناخت کروایا...... اپنے اعتماد کی تسلی ہو جانے پر اپنے ناپاک مشن میں مصروف ہو گئے...... وہ سارا دن روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھ کر مختلف عبادات میں مصروف رہتے...... جونہی رات کی سیاہی پھیلتی...... یہ سیاہ باطن روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرنگ لگاتے...... جو مٹی نکلتی اسے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باہر پھینک آتے...... صبح ہونے پر چٹائیاں وغیرہ بچھا کر سرنگ والے حصے کو چھپا لیتے......

سرنگ جب کافی گہری ہو گئی...... تو ایک رات رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلطان نور الدین زنگی کو خواب میں ملتے ہیں...... اور سلطان نور الدین زنگی سے کہتے ہیں کہ یہ دو موذی مجھے تکلیف پہنچا رہے ہیں...... انہیں پکڑو...... جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں مردودوں کی شکلیں بھی سلطان نور الدین کو دکھاتے ہیں...... سلطان غیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پارے کی طرح تڑپنے لگتا ہے...... وہ دھاڑیں مار مار کے روتا ہے...... اور کہتا ہے...... کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے زندہ ہوتے ہوئے آپؐ کو کوئی تکلیف پہنچا جائے...... یہ کیسے ہو سکتا ہے...... سلطان اس وقت مدینہ منورہ سے سینکڑوں میل دور تھا...... وہ ایک لشکر کو ساتھ لیتا ہے...... اور گھوڑے کو بجلی کی طرح دوڑاتا ہوا مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوتا ہے...... جب مدینہ طیبہ میں داخل ہوتا ہے...... تو گھوڑے سے اتر جاتا ہے...... پاؤں سے جوتے اتار دیتا ہے...... مدینہ طیبہ میں ننگے پاؤں چلتا ہے......

جب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حد میں آتا ہے...... گھٹنوں کے بل چلنا شروع کر دیتا ہے...... بلک بلک کے روتا ہے...... المختصر...... سلطان ان دونوں شیطانوں کو پکڑتا ہے...... روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہی انہیں ذبح کرتا ہے...... ان کی لاشوں کو آگ لگوا کر خاکستر کرتا ہے...... اور دنیا کو بتا دیتا ہے...... کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام زندہ ہو...... تو دشمن رسولؐ کو اس طرح کیفر کردار تک پہنچاتا ہے...... پھر سلطانؒ روضہ رسولؐ کے گرد ایک اتنی گہری خندق کھدواتا ہے...... کہ زمین سے پانی نکل آتا ہے...... سلطانؒ اس خندق کو مضبوط پتھروں اور سیسے سے بھر کر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد قیامت تک کے لئے ایک حصار قائم کر دیتا ہے......

یہ سارا واقعہ اپنے دوست کو سنانے کے بعد...... میں نے اس سے پوچھا...... کہ وہ دو ملعون یہودی جب مدینہ طیبہ میں مسلمان بن کے داخل ہوئے تھے...... جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہتے تھے......

جو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی میں بستے تھے...... وہ...... مسلمانوں کے سامنے...... کس کو اپنا رب مانتے تھے؟

"اللہ کو" اس نے جواب دیا......

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے تشویش کی لہریں نکلیں اور اس کی پیشانی پر شکنیں ابھریں......

میں نے قریب پڑے پانی کے جگ سے اسے گلاس میں پانی ڈال کے پیش کیا...... اور پھر اس سے جو سوال و جواب کی کارروائی ہوئی، وہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

وہ کس کو اپنی کتاب مانتے تھے؟

"قرآن کو"

وہ کس کی نبوت کا اعلان کرتے تھے؟

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی"

وہ کس کے فرامین کو احادیث کہتے تھے؟

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے"

وہ مسلمانوں کے سامنے کون سا کلمہ طیبہ پڑھتے تھے؟

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

کیا وہ نمازیں پڑھتے تھے؟

"جی ہاں"

وہ کہاں نمازیں پڑھتے تھے؟

"مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں"

وہ کس کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے؟

"امام مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے"

وہ نماز جمعہ پڑھتے تھے؟

"جی ہاں"

وہ وہاں بیٹھ کر صدقہ خیرات کرتے تھے؟

"جی ہاں"

ان کے چہروں پر داڑھیاں تھیں؟

"جی ہاں"

ان کے سروں پر عمامے اور پگڑیاں تھیں؟

"جی ہاں"

وہ کس کتاب کی تلاوت کرتے تھے؟

"قرآن مجید کی"

وہ دن میں کتنی فرض نمازوں کے قائل تھے؟

"پانچ"

کیا وہ دیگر اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کو مانتے اور استعمال کرتے تھے؟

"جی ہاں"

توبہ توبہ...... استغفر اللہ...... معاذ اللہ...... پکے کافر...... پکے مردود...... وہ چیخ اٹھا...... تو کیا قادیانی کافر، مسلمان کا روپ دھار کے مسلمانوں میں گھس جائے تو کیا وہ مسلمان ٹھہرا؟ توبہ توبہ...... اللہ معافی...... پکا کافر...... پکا بے ایمان

جو مرزا قادیانی ملعون کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ نبی بنائے (نعوذ باللہ)

جو مرزا قادیانی کی بکواسات کو وحی الٰہی قرار دے (نعوذ باللہ)

جو مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث رسول کہے (نعوذ باللہ)

جو مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین کہے (نعوذ باللہ)

اگر وہ شخص مسلمان کا بھیس بدل کر ہماری صفوں میں آ گھسے...... کیا ہم اسے مسلمان تسلیم کر لیں گے؟

"بالکل نہیں...... بالکل نہیں......" اس نے گرجدار آواز میں کہا......

میں نے اسے کہا...... کہ قیام پاکستان سے قبل ہندوستان پر جب کفار کی حکومت تھی...... پنجاب کے کسی شہر کی مسجد میں ایک بڑے ہی نیک، پارسا اور صالح امام مسجد تھے...... گورا رنگ جس سے سرخی جھلکتی تھی...... وہ عرب شریف سے تشریف لائے ہوئے تھے...... انہوں نے اپنی زندگی کے چالیس سال اسی مسجد میں گزار دیے...... چالیس سال نمازوں کی امامت کی...... خطبے پڑھائے...... نکاح پڑھائے...... جنازے پڑھائے...... ہزاروں بچوں کو قرآن پاک پڑھایا...... لوگوں کو دینی مسائل بتاتے...... لوگ ان پر فریفتہ تھے...... ان کے ہر حکم کو بجا لانا اپنے لیے بہت بڑی سعادت سمجھتے تھے......

ایک جمعہ کے خطبہ میں اس بزرگ نے کہا...... کہ اب میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں...... قویٰ کمزور ہو گئے ہیں...... کمزوری اور نقاہت بڑھتی جا رہی ہے...... اب میں اپنے گھر عرب شریف واپس جانا چاہتا ہوں...... مسجد میں چیخ و پکار شروع ہو گئی...... لوگ بچوں کی طرح سسک سسک کر رونے لگے انہوں نے بزرگ کے پاؤں پکڑ لیے...... خدارا آپ نہ جائیے...... ہم آپ کے غم فراق میں مر جائیں گے...... آپ ہمارے ماں باپ ہیں...... ہم آپ کو اپنے ماں باپ کی طرح سنبھالیں گے...... لیکن وہ بزرگ نہ مانے......

آخر روانگی کا دن آ گیا...... پورا علاقہ سوگ میں ڈوبا ہوا تھا...... ہر آنکھ پرنم تھی...... مرد اور عورتیں کہہ رہے تھے "ہم روحانی باپ سے محروم ہو گئے"...... بچے کہہ رہے تھے...... "اب ہمیں قرآن پاک کون پڑھائے گا؟"

سب رو رہے تھے...... گریہ زاری کر رہے تھے...... آہ و فغاں کر رہے تھے...... ہچکیوں اور سسکیوں کا ایک سماں تھا...... آنسوؤں کی ایک نہ تھمنے والی بارش تھی...... یہ جذباتی مناظر بزرگ سے بھی نہ دیکھے گئے...... ان کا دل بھی پسیج گیا...... بوڑھی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے...... اور وہ بزرگ ریلوے پلیٹ فارم کی دیوار پر چڑھ کر ہزاروں کے مجمع سے یوں مخاطب ہوئے......

"مسلمانو! تمہاری یہ غمناک کیفیت دیکھ کر آج میرا بھی دل پھٹ گیا...... مسلمانو! اپنی چالیس سال کی نمازیں دہرا لینا...... کیونکہ میں عیسائی ہوں...... اسلام دشمن حکومت نے مجھے ہندوستان میں جاسوسی کے لئے بھیجا تھا...... میں مسجد میں بیٹھ کر جاسوسی کا کام کرتا تھا...... میں عرب نہیں...... بلکہ جاسوس ہوں" لوگوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے...... بہتے آنسو تھم گئے...... اور حرکت کرتے ہوئے جسم ساکت ہو گئے...... اور اتنے میں وہ بزرگ اپنے ساتھیوں کے ساتھ روپوش ہو چکے تھے......

○ میں نے اپنے دوست سے کہا...... کہ بگلے پکڑنے والے شکاری اپنے کھیت میں ایک سفید براق جنگلی بگلا بٹھا کر کھیت میں رکھ دیتے ہیں...... اٹکھیلیاں کرتے، اڑتے بگلے جب کھیت کے اوپر سے گزرتے ہیں...... تو وہ اپنے بھائی کو زمین پر بیٹھا دیکھتے ہیں اور اس کے پاس وافر مقدار میں دانہ بکھرا ہوا بھی دیکھتے ہیں...... وہ اسے اپنے بھائی کی دعوت سمجھتے ہیں...... اور فوراً دانہ چگنے کے لئے زمین پر اتر آتے ہیں...... چند لمحوں بعد وہ شکاری کے جال میں ہوتے ہیں...... تھوڑی دیر بعد شکاری کا ظالم خنجر ان کی گردنوں پر چل رہا ہوتا ہے...... وہ موت کا رقص کر رہے ہوتے ہیں...... جنگلی بگلا بڑے سکون سے یہ نظر اش منظر دیکھ رہا ہوتا ہے...... فریب خوردہ بگلے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں...... اور جنگلی بگلا پھر کھیت میں بیٹھا...... اپنے گرد دانہ بکھیرے نئے شکاروں کا انتظار کر رہا ہوتا ہے......

میں نے اپنے دوست سے پوچھا:

اگر وہ دونوں یہودی مسلمانوں کا روپ نہ دھارتے...... تو کیا وہ مسجد نبوی میں داخل ہو سکتے تھے؟

اگر وہ عیسائی جاسوس ایک عالم دین کے بھیس میں نہ آتا تو کیا وہ مسلمانوں کا قابل احترام بن سکتا تھا؟

اگر بگلے کے شکاری نے جنگلی بگلے کی حفاظت کر کے یا تخیل کو کھیت میں نہ بٹھایا ہوتا...... تو کیا وہ اڑتے ہوئے بگلوں کو شکار کر سکتا تھا؟

کہنے لگا...... "بالکل نہیں...... بالکل نہیں"

میں نے اسے کہا...... کہ...... ہر کافر اپنے آپ کو اپنے مذہب سے منسوب کرتا ہے...... اور اسے

اس پر کوئی شرم نہیں آتی..... بلکہ وہ اس پر فخر کرتا ہے.....ایک ہندو خود کو ہندو کہتا ہے.....

ایک سکھ خود کو سکھ کہتا ہے۔

ایک عیسائی خود کو عیسائی کہتا ہے۔

ایک پارسی خود کو پارسی کہتا ہے۔

ایک یہودی خود کو یہودی کہتا ہے۔

لیکن.....ایک قادیانی خود کو مسلمان کہتا ہے.....

کیونکہ..... بین الاقوامی اسلام دشمن طاقتوں نے اسے مسلمان کا لبادہ پہنا کر مسلمانوں کی صفوں میں داخل کر دیا ہے..... تاکہ وہ مسلمانوں کے معاشرے میں گھل مل جائے.....ان کے رسم و رواج کو اپنا لے اور اس کی شناخت بھی اسلامی ہو جائے.....اور وہ.....ایک مسلمان معاشرے میں آرام و سکون سے رہ کر ان کی جاسوسی کر سکے۔

اسلام کے نام پر اسلام میں تخریب کر سکے۔

اسلام کے نام پر اپنی کفر یہ تبلیغ کر سکے۔

اسلام کے نام پر لوگوں کو مرتد بنا سکے۔

اسلام کے دائرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو رنگ، نسل، زبان اور علاقہ کے نام پر دست و گریبان کرا سکے۔ایک مسلمان ملک کے کلیدی عہدوں پر قبضہ کر سکے اور ملک کے راز باہر منتقل کر سکے۔

این۔جی۔اوز بنا کر غریبوں کے ایمانوں کو ذبح کر سکے۔

اپنی تعلیمی پالیسی کے تحت سکول کھول کر مسلمانوں کی نوخیز نسل کو مرتد بنا سکے۔

مسلمانوں کی نشستوں پر منتخب ہو کر ایم۔پی۔اے، ایم۔این۔اے اور سینیٹر بن سکے۔

اور پھر.....کوئی خطرناک سازش کر کے ایک مسلمان ملک کے اقتدار پر قبضہ کر سکے۔

نپولین بونا پارٹ نے کہا تھا.....کہ دشمن کی پچاس ہزار فوج پر اپنی فوج کا ایک جاسوس بھاری ہوتا ہے۔

پیارے مسلمانو! اندازہ لگایئے.....ایک جاسوس کتنا خطرناک ہوتا ہے.....کسی جاسوس کا کسی دشمن کے ملک کے حساس اداروں میں داخل ہو جانا.....اس ملک کی شہ رگ پر نشتر رکھنے کے مترادف ہے..... اور ہمارے حساس اداروں میں قادیانی جاسوس بکھرے پڑے ہیں.....اور ہم بارودی سرنگوں کے اوپر کھڑے ہیں۔

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں